نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ معہ محصول ملے

نمبر ۳۸ جلد ۴ | لودیانہ ۱۴ ستمبر ۱۸۷۶ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل مناجاتیہ

من تصنیف نتھو متخلص بہ سلیم مدرس اول مشن سکول ڈیرہ اسمعیل خان

شدم دلدادۂ مہرت مسیحا — شدم پروانہ بر رویت مسیحا
زجور نفس می نالم شبا روز — چرا محروم ام از لطف مسیحا
بنزدم خویش یک لحظہ طلب کن — فتادم دور از وصلت مسیحا
ہمہ عمرم بنادانی گذشتہ — بدہ بارم بدرگاہت مسیحا
بباغ و راغ مرغاں می سرائید — دل و جاں باد قربانت مسیحا
چو دیدم چار سو ایں سوز و نالہ — نباشد چوں مرا عشقت مسیحا
نمیدانند کسے ایں حال زارم — کہ چوں گزرانم از ہجرت مسیحا
بیا ای مبتلائے مرض عصیاں — شفا یابی تو از حضرت مسیحا
زبہر ما شدہ مصلوب و مطعون — ہمیں اثر لیست از کرمت مسیحا
اسیر و دردمند و ناتوانم — بیا بر من بکن شفقت مسیحا
توئی پسر خدا و ہم خدائی — توئی عظمت توئی رحمت مسیحا
تو نور ایزدی و ماسیہ کار — بکن روشن تو از نورت مسیحا
ہمہ ارض و سما و دیگر اشیا — شدند مخلوق از حکمت مسیحا
دلا ہر دو جہاں پیشش بلرزند — چہ شینست ثروت و سطوت مسیحا
زبانہا گوچنیں چارہ و یارہ — کہ گوید وصف و توصیف مسیحا
ثنائے اللہ و ہم روح حق را — بود تا ابد و ہم عظمت مسیحا
سلیمے بے نوا و خستہ جاں را — بکن مقبول از فضلت مسیحا

غزل

خدا نے دو کیا ہی رتبہ اعلے مسیحا کا — کہ بخشا چار سو جرأت دل و دل کا مسیحا کا
ہوا جو معتقد دل سے چھٹا دنیا کے جھگڑوں سے — نہ کیونکر ہو خوش ہو اونی و اعلے مسیحا کا
کیا ہر بار پیدا ہوا اسباب سے ثابت — پدر ہونا خدا کا اور ہونا مسیحا کا
وہ نظارہ کیا اظہر نگہ پیدا کی گردوں پر — کیا ہے قطع حق نے نور کا جا مسیحا کا
خدا حسن یوسف بھی رہ گیا سب چھپا ہی — جھلک جس نو ادیکھی ہوا شیدا مسیحا کا
صدائے قم بجوئی ہے بہت سے مرگئے زندہ — زمانے میں یہہ جب سے چرا دیکھا مسیحا کا
لگا یا کونے بخشا زخم گل الحمرا کا — غبار رہ ہے ہاتھ آیا گر یک ذرا مسیحا کا
قیامت میں گنہگار نصاری ہے طاہر — خدا کے حکم سے بڑھتا ہوا کلما مسیحا کا

نورافشاں

اخبار شعلہ طور کانپور میں بحوالہ اخبار ٹائمز آف انڈیا تحریر ہے کہ جو جور و ظلم تاتاریوں کے مشہور تھے اُن کو اب لوگ قصہ کہانی کے برابر تصور کرتے تھے مگر ترکوں کے ظلم دیکھ کر سچ ماننے لگے کیونکہ ترکوں نے بیچارے عیسائی اضلاع بر جگہ میں مع عورتوں اور بچوں کے ایک لخت تہ تیغ کر دئے گئے اور جو مکانات اُن کے تھے وہ بالکل جلا دیے گئے جو لوگ کہتے تھے کہ یہہ غلط باتیں ہیں اُنکو اب شرم کرنا چاہئے اور خیال کرنا چاہئے کہ سچی باتوں کو وہ غلط قرار دیتے تھے جو لوگ گورنمنٹ انگلشیہ کی طرف سے اُن مقاموں پر واسطے تحقیقات کے مقرر ہوئے تھے اُنہوں نے بعد تحقیقات کے یہہ بات دریافت کی کہ جیسا ظلم مشہور تھا اُس سے زیادہ ہوا - اور یہہ ظلم خاص ترکوں نے اپنے افسر و نکی مرضی سے کیا ۔

یہہ تمام ظلموں کا ماجرا پارلیمنٹ لنڈن میں بیان کیا گیا جسمیں

ایک ممبر نے کہا کہ افسوس ہے گورنمنٹ اسقدر بے پروائی کرتی ہے *

بعد گفتگو بسیار کے پارلیمنٹ کو بخوبی یقین ہو گیا کہ جو جور ظلم مشہور تھا اُس سے دو چند ظلم ہوا۔ اب ان ظلموں کو دیکھ کر وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اگر یہہ بات سچ نکلی تو مجھسے بڑھکر عوض لینیوالا کوئی نہ ہوگا *

اب ہم اپنے چند ہمعصر صاحبان یعنے صاحب شمس الاخبار مدراس و کشف الاخبار بمبی و طلسم حیرت مدراس و مہر درخشاں و ناصر الاخبار وغیرہ جو ہندوستان سے چندہ جمع کر کے روم میں غازیوں کے پاس بھجوانا چاہتے ہیں کہا دے اِس ظلم میں اپنے آپکو شریک کرنا چاہتے ہیں *

صاحب مہر درخشاں نے تو چندہ کی ترغیب میں یہاں تک کمر باندھی ہے کہ اہل اسلام میں سے جو صاحب مہر درخشاں کے مخالف ہے اُسکو آپ کفر کا فتوی دیتے ہیں اور اہل ہنود سے کفر کا فتوی دلواتے ہیں چنانچہ صاحب پنجابی اخبار نے جو ایک اہل اسلام ہیں یہہ لکھ دیا تھا کہ ہم نہیں جانتے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو کیا حق پہونچتا ہے کہ اُن سے چندہ کی درخواست کیجاوے الخ *

پہر صاحب مہر درخشاں نے یہہ جواب دیا کہ مسلمان کو یہہ حق پہونچتا ہے کہ وہ مسلمان بلکہ انسان بھی نہیں جو کسی مسلمان کا حق اپنے اوپر نجانے۔ اور فتوی میں جہاں صاحبان اہل اسلام نے دستخط کئے ہیں صاحب پنجابی اخبار کی نسبت لکھا ہے کہ فی الحقیقت یہہ شخص سخت بے دین ہے۔ افسوس ہے اُس سخت دل آدمی پر کہ جو ظالموں کا معاون بنے اور اُنکو بناوے اور جو نہ بنے اُسکو کافر کا خطاب دیا جاوے *

—— اخبار لندن اشٹانڈرڈ کا ایک نامہ نگار مقام برگن سے جو کہ لشکر ترکی کا مرکز ہے لکھتا ہے کہ ترکیوں کے ظلم و ستم کے بارے میں جو کوایف مشہور ہوئے ہیں اگرچہ اُن میں بڑا مبالغہ ہے لیکن بازروئے تحقیقات کے یہہ بات معلوم ہوگئی ہے کہ اس ملک میں آدمی کی جان کی قدر بہت کم ہے اور لوگ بڑے بیرحم ہیں چنانچہ مقام سرغیپ کے لوگ عیسائیوں پر بڑا ظلم کرتے ہیں اور اُن کے بچوں کو بھون کر بجبر والدین کو دکھلاتے ہیں اور شیرخوار اطفال کو اوپر اچھال کر اپنی تیغوں پر پکڑتے ہیں اور ماں باپ کے سامھنے اُنھیں پارہ پارہ کرتے ہیں ترکی لوگ عیسائیوں کے موضعات کو جلاتے ہیں اور بالجبر عورتوں کو پکڑکر اُن کی عصمت میں خلل ڈالتے ہیں اور فی الحال کشت و خون حد اعتدال سے بڑھ چلا ہے۔ سرویہ کے لوگ اپنے مکانوں کو چھوڑکر چوطرف بھاگے پھرتے ہیں افسوس کہ بعض بعض ہمارے ہمعصر بحوالہ اخبار الجوایب کچھ کا کچھ لکھدیتے ہیں یہی باتوں کو چھپا لشکر روم کی فتح و نصرت گاتے ہیں اور ایسے ظالموں کے معاونت کے واسطے یہاں چندہ جمع کرنیکی ترغیبین دیتے ہیں جو ایسا کرتے ہیں وے گویا اُن ظالموں کے معاون و مددگار ہیں خدا یسوع مسیح کے وسیلہ ایسے ظالموں کے دل میں رحم ڈالے *

—— اوڑیسہ کی بپٹیسٹ مشن رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ اُس مشن میں سالگذشتہ سے ترقی ہورہی ہے ۲۷۔ آدمیوں نے سالگذشتہ میں اصطباغ پایا جن میں ۳۰ مقام کٹک کے اور ۲۶ پپلی کے ہیں *

—— اِس پرچہ میں جو ایک مضمون بعنوان ترکوں کا ظلم نمبر ۲ درج ہے اُس سے ناظرین اخبار جو منصف مزاج ہیں یہہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ ترکستان میں بیچارے عیسائیوں پر جو ظلم ہو رہا ہے وہ سلطان کی مرضی اور اجازت سے ہو رہا ہے کیونکہ آغا احمد کو جسنے شہر بتوک تباہ اور عیسائیوں کو قتل کیا وہ اُس صوبہ کا گورنر مقرر کیا گیا۔ ہمارے ہمعصر صاحبان کو اخبار الجوایب پر کچھ اعتبار نکرنا چاہئے کیونکہ اُس اخبار میں سلطان کے حکم کے سوائے فتح و نصرت کے اور کچھہ درج ہونے نہیں پاتا *

لقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹتا

بختیار کو سوئے ہوئے چھوڑکر وزیر علی کا دہلی چلے جانا

جب گانوں کے قریب پہونچے تو ایک کھیت کے کنارے آگ سلگتی اور راہیوں کا حقہ دھرا ہوا دیکھ کر تمباکو پینے کے ارادے سے وہاں ہی بیٹھ گئے ابھی آگ رکھکر پینے لگے ہی تھے کہ ایک اور راہ چلتا مسافر دیکھکر سلام علیک کے بعد اُن کے شریک ہوا وہ شخص پٹیالہ سے آتا تھا اور برسبیل تذکرہ بولا تھا کہ پٹیالہ سے آج چند قیدی جو ہندوستانی وضع کے معلوم ہوتے ہیں اسی غدر کے معاملے میں گرفتار ہو کر انبالہ کو آرہے ہیں اور ابھی اِس راستہ سے گذرینگے۔ قیدیوں کا نام سنکر وزیر علی بہت گھبرایا اور بے اختیار اُسکے دل میں آیا کہ اُن کو ضرور دیکھنا چاہئے اگر گفتگو کا موقعہ نملے تو صورت دیکھنے سے ہی معلوم ہو جائیگا کہ آیا نصرت علی اور ابو منصور اُن میں ہیں یا نہیں اگر ہوئے تو ہمارے دلی جانی رفیق ہیں پردیس میں اپنی جان بچاکے بھاگنا اور دوستوں کو دشمن کے ہاتھ چھوڑ جانا انسانیت کا کام نہیں ہے

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشاں حالی و درماندگی

یہہ سوچتے ہی بستہ میں سے قلمدان اور کاغذ نکالا اور مختصر طور پر یہہ چند سطریں اپنے ہاتھ سے تحریر کیں بھائی صاحب حال یہہ ہے کہ ملک میں فتور پڑجانیکے بارہ میں قسم قسم کی خبریں سنکر میں انبالہ سے دہلی کیطرف روانہ ہوا تھا اِس غرض سے کہ گو اُن لوگوں نے ہمارا انتظار نہ کیا اور بلا مشورہ جھٹ پٹ کام شروع کر دیا پھر بھی ہم اُنسے کسی حالت میں علیحدہ نہیں رہ سکتے اب یہانتک پہونچکر خیال آیا کہ چلنے تو میں گر اسموقعہ پر دلی میں گذر کیونکر ہوگا اور اگر یہہ کہوں کہ دلی کی نواح میں پہونچکر

جان گھوؤں تو یہہ امر بھی شہادت میں داخل نہیں ہو سکتا بہتر ہے کہ کچھ روز اور پنجاب میں توقف کریں اور اس آمد کا انجام دیکھ لیں علاوہ برایں یہہ بھی قرین قیاس معلوم ہوا کہ اگر پنجاب میں رہکر یہاں کی خبر اخبار اُنکو پہونچاتے رہیں اور اُنکی کامیابیاں سنکر تازہ خوشیاں سناتے رہیں تو یہہ کام ہماری جانب سے ایک گونہ خدمت میں شمار ہوگا اور اگر خدا کے فضل سے ہمارے لوگ اپنے ارادہ پر کامیاب ہوگئے تو پھر پنجاب کے لوگوں کو اُن کے ساتھ شامل کرنا ہمارے لئے چنداں مشکل نہیں ہوگا کیونکہ پنجابی لوگ اکثر بھوکے ہیں اور بھوکا آدمی جدھر روٹی دیکھتا ہے اُدھر ہی جھک پڑتا ہے اسوقت بیٹے ایک مصیبتناک خبر سنی ہے اگر خدانخواستہ آپ بھی اُسی مصیبت میں مبتلا ہیں تو پھر میرے لئے ایک اور رنج ایسا پیدا ہوگا جس کا علاج میرے اختیار سے باہر ہے سامھنے ہو کر آپ کی خبر گیری کرنا ایسا ہی مشکل ہوگا جیسا آپ کو مصیبت میں چھوڑ دیدہ و دانستہ بیچارے جانا۔ ؎ دوگونہ رنج و عذابست جان مجنوں را بلائے صحبت لیلی و فرقت لیلی۔ گو بفضل خدا آپ سب طرح ہوشیار ہیں اور یقین ہے کہ مجسٹریٹ کے روبرو ہوتے ہی بری ہو جاؤگے تاہم مجھکو بڑے درجہ کا اضطرار رہیگا خیر بہرحال خدا پر توکل کرنا چاہئے۔ فقط۔ خط تو لکھا گیا اب اُسکے پہونچانیکی تدبیریں سوچ رہا تھا کہ یکایکی چند آدمیونکا غول سپاہیونکے پہرہ میں پٹیالہ کی جانب سے انبالہ کی سڑک پر جاتا ہوا نظر پڑا اُنکو دیکھتے ہی جھٹ پٹ خط اپنی جوتیکے پنجہ میں چھپا اور بھاگ کر لب سڑک جا کھڑا ہوا دور سے نصرت علی کو دیکھ اُس سے آنکھیں ملائیں اور کچھ ایسے خفیہ اشارے کئے کہ سوا اُن کے اور کوئی نہ سمجھا ؎ نظروں ہی نظروں میں سو طرح کی حکایات ہوگئیں ابھی عین راستہ کے بیچ میں کھڑا تھا اور ابھی جوتا چھوڑ کنارہ پر تماش بینوں کے زمرہ میں جا شامل ہوا نصرت علی نے اُس موقعہ پر پہونچکر چلتے چلتے جھکے بغیر اپنا جوتا چھوڑ دوسرا پہن لیا اور

ایسی چالاکی سے کہ کسیکو خبر تک نہ ہونے پائی پھر پانو تھکنے کے بہانے سے چٹھی نکال کر جیب میں ڈال لی اور ادھر اُدھر تاکے بقیہ قیدیوں کے بیچ میں اپنی جگہہ لی۔ وزیر علی کھڑا دیکھتا رہا اور عیاری سے سپاہیوں کو پوچھا کیا کہ صاحب یہہ کون لوگ اور کس جرم میں ماخوذ ہیں مگر اُنکی عیاری پیش نہ گئی یعنے وہ لوگ جواب دینے کے لئے نہ ٹھہرے اور اُسکو اور اشارہ کنایہ کرنیکا موقعہ نہ دیا ایسا معلوم ہوا کہ اُن کو شہر سے چلتے وقت سخت ہدایت ہو چکی تھی البتہ آگے بڑھکر دو ایک سپاہیوں نے آپس میں یہہ تذکرہ کرنے لگ گئے کہ یہہ شخص جو پوچھتا تھا خود ہندوستانی معلوم دیتا ہے اگر ہمارے جمعدار کی نظر پڑ جاتا تو ضرور ماخوذ ہو کر انہیں قیدیوں میں شامل ہوتا مگر معلوم ہوتا ہے کہ جمعدار آگے نکل گیا اور اُسنے اِسے دیکھا بھی نہیں دوسرے نے کہا جانے دو ہمیں کیا غرض ہے خدا جانے کون ہے یا کون نہیں ہمکو کسیکے ساتھ برائی کرکے کونسی بھلائی ملیگی جب یہہ لوگ دور چلے گئے تو وزیر علی اور اُسکا رفیق بھی اُن کے پیچھے ہو لئے پر کچھ خیال نہ تھا کہ کدھر جاتے ہیں اور کہاں پہونچے ہیں جب انبالہ کے قریب تر پہونچے تو اُنکی آنکھ کھلی اور افسوس کر کے ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہم تو سچ مچ پاگل ہوگئے نہ کچھ سوچتے ہیں اور نہ سمجھتے اور یوں ہی بے ٹھکانہ چلے جاتے ہیں حقیقت میں اپنی موت ہم اپنے ہاتھوں خرید رہے ہیں کیونکہ شہر میں آگ لگی ہوئی ہے اور ہم دیدہ و دانستہ خود آگ میں پڑتے ہیں یہہ کہکے وہاں ہی بیٹھ گئے اور دو ایک ساعت صلاح مشورہ کرکے آخر یہہ ٹھہرائی کہ پنجاب میں ہماری رہایش اب مشکل ہے اور پردیس میں رسوائی کی موت مرنے سے بہتر یہہ ہے کہ اپنے وطن کو چلیں اگر دلی میں دخل نہ بھی ملا تو اُسکے نواح میں بیٹھ کر ادھر اُدھر کی خبریں لیتے رہیں اور جب خدا کے فضل سے اسلام کی فتح اور کفار کی شکست ہوجائیگی تب خوشی کے نعرے مارتے ہوئے

غازیوں میں ملکر پنجاب پر چڑھائی کرینگے اور اپنے دشمنوں سے آج کے ظلم کے دل کھولکر عوض لینگے یہہ کہکر دونوں اٹھ کھڑے ہوئے کمروں کو دوپٹے باندھ پگڑیں سنوار بیچ جنگل میں دبا دہلی کیطرف روانہ ہوئے۔ باقی آئندہ

ترکوں کا ظلم نمبر ۳

کارسپانڈنٹ صاحب اخبار ڈیلی نیوز مقام فلی پہلس سے اپنی چٹھی مورخہ ۲۰ جولائی ۱۸۷۶ء میں لکھتے ہیں کہ جب اس امر کے دریافت کرنے سے پیشتر ہم یہہ اقرار سنتے ہیں کہ ۶۰ یا ۷۰ گانوں جلائے گئے اور ۱۵۰۰۰ آدمی جنمیں جورتیں و ننھے ننھے بچے تھے ظالم ترکوں نے قتل کئے تو یہہ خیال آتا ہے کہ اس سے زیادہ تحقیقات سے کیا فایدہ لیکن جب ہم اسکے علاوہ یہہ مفصل کیفیت سنتے ہیں کہ عورتوں پر جبر ہو چکا ہے اور چھوٹے چھوٹے بچے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور نیزوں کے بھالوں پر لٹکائے گئے اور صدہا قسم کی سختیوں کا بیان نہ اہل بلگیریہ سے بلکہ سفیران غیر ممالک و عہدہ داران ریل و یونانیوں و ارمینیوں و پادریوں و نیز ترکوں سے جو مقام فلی پہلس میں مقیم ہیں سننے میں آتا ہے تو ہم یہہ خیال کرتے ہیں کہ اور زیادہ دریافت کرنا محض بے سود ہے۔ سنا ہے کہ مسٹر بیرنگ صاحب اپنی رپوٹ میں لکھیں گے کہ اُن اضلاع میں جو تاٹر بزار جک و فلی پہلس کے اردگرد میں واقع ہیں پچاس گانوں جلائے گئے اور جو لوٹے گئے وے اُنکے علاوہ ہیں یہاں پر ۱۵۰۰۰ آدمی قتل کئے گئے اور اُن میں وے آدمی شامل نہیں ہیں جو ضلاع صوفیا کے قرب و جوار و کوہ بالکن میں ظالموں کے ہاتھ سے مقتول ہوئے۔ سفیران فرانس و روس و عہدہ داران ریل اِسسے بھی زیادہ بتلاتے ہیں یعنے وے ۔۔ اسے زیادہ گانوں کا جلانا



اور ۲۵۰۰۰ سے ۳۰۰۰۰ تک رعیتونکا مقتول ہونا بیان کرتے ہیں تو میں بھی اور دریافت کرنا فضول سمجھتا ہوں کیونکہ غریب مظلوم مقتولوں کا شمار اس درجہ تک پہونچ گیا ہی تو اور مقتولونکی تعداد کی زیادتی کرنے سے اس امر کی سنگینی جو از خود بے حد ہی بڑہائی نہیں جاتی۔ اور علاوہ اسکے جب تک کہ اُن ظالم اور بے رحم قصابونکا مفصل حال نہ سنایا جاوے تو یہہ وحشیانہ سختی کچھہ سمجھہ میں نہیں آسکتی۔ سفیر یونان نے جو اہل بلغار سے اتحاد نہیں رکھتا ہی مجھسے بیان کیا کہ ۲۰۰ مظلوم معہ عورتوں و بچوں کے مقام ثاثر بزار جگ میں جبراً لائے گئے اور وہاں بالجبر حرکات ناشائستہ اُنکے ساتھہ کی گئیں۔ سفیر مذکور نے یہہ بھی کہا کہ اہل بلگیریہ نے اپنے ہاتھوں سے اپنی عورتوں و بچوں کو بدین نیت قتل کر ڈالا تاکہ یہہ بادشاہ ترک کے ظلموں سے بچیں۔ افسران جرمن نے مجھسے بیان کیا کہ بعضوں کی لاشیں ٹکڑے ٹکڑے کی گئیں اور ریلوے اسٹیشن کے پاس کتوں کیواسطے ڈالی گئیں۔ چھوٹے چھوٹے لڑکے اور لڑکیوں کے ساتھہ جبتک کہ اُنکا دم نکلا وحشیانہ حرکات ہوتی رہیں ایک پادری جسکی عورت و بچے اُسکی آنکھوں کے سامنے ترکوں نے فعل بد کرکے قتل کئے وہ بھی بعد حرکت ناشائستہ کے بُری طرح سے قتل کیا گیا کہ جسکا بیان میں نہیں کر سکتا فرانس کے سفیر نے مجھسے یہہ بیان کیا کہ باشی بزک اپنے دوستوں کے روبرو بطور فخر انہ یہہ بیان کرتے ہیں کہ دیکھو ہمنے فلان فلان مقام پر کس طور سے اُن آدمیوں کو قتل کیا اور کسطرح سے اُن کے سر اور دھڑ اچھلتے رہے یعنے مرغ بسمل کیطرح تڑپا کئے کارسپانڈنٹ صاحب کا قول ہی کہ جب میں یہہ سن چکا تو میں نے اپنے کان بند کر لئے اور کہا کہ بس میں اور کچھہ نہیں سن سکتا کیونکہ میرے دل کی گھبراہٹ کیواسطے یہہ ہی کافی ہی کیونکہ ان جرموں میں سے ہر ایک جرم بے حد اور وحشیانہ حرکت سے خالی نہیں مجکو اسکی کچھہ ضرورت نہیں کہ تھوڑے ہیں کہ زیادہ وہ بیس ہزار کہ جن میں کچھ بے انتہا ہی اور ایک لاکھہ کے برابر ہی +

سنا ہی کہ بعضے ایسے آدمی ہیں کہ جو بلا گھبراہٹ کے ایسی باتوں کے حقمیں بڑی جد و جہد سے کوشش کرتے ہیں کہ ہم اس سے قائل ہوں کہ ۲۵۰۰۰ آدمی نہیں مارے گئے بلکہ صرف ۱۵۴۴۹ مارے گئے اور بجائے اسکے کہ ۵۰۰ آدمی گرجا گھر میں جلائے گئے یہہ کہیں کہ ۵۰۰ تو نہیں بلکہ صرف ۲۴۵ آدمی اُس گرجا میں سما سکتے ہیں اور اُن میں سے بھی ۴ آدمی بچ گئے۔ اور بعضے بڑی ہٹ دھرمی سے یہہ کہتے ہیں کہ ایک گانوں میں بجائے ۵۰ لڑکوں کے صرف ۴۹ لڑکے قتل کئے گئے۔ اور جب ہم اقرار کرتے ہیں کہ آپ سچ بتلاتے ہونگے تو جوش میں آنکر کہتے ہیں کہ دیکھو یہہ باتیں کسقدر مبالغہ آمیز مشہور ہوئی ہیں دیکھئے ان بیچارے ترکوں پر کیسا بیجا اتہام لگایا جاتا ہی کہ اُنہوں نے ۱۰۰۰۰ آدمیوں سے زیادہ نہیں مارا جو کسی شمار میں نہیں اور نہ ذکر کرنے کے لایق ہی اور اُنھوں نے صرف دس بارہ ہزار عورتوں کو اُنکی عصمت میں خلل ڈالکر مار ڈالا اور فقط آٹھہ سو یا نو سو کے قریب چھوٹے چھوٹے لڑکے لڑکیاں مار ڈالیں دیکھئے ان بیچارے ترکوں پر کیسا جرم بے ثبوت لگایا جاتا ہی جسکی بنیاد کچھہ بھی نہیں اور اگر سچ پوچھو تو وے یعنے ترک سخت لوگ نہیں ہیں بلکہ وے نہایت شائستہ اور مہذب اور شریف لوگ ہیں اگر ایسے موقع پر ہوسکے تو ان بیچاروں کو اہل بلگیریہ کے دست ظلم سے چھوڑایا جاوے +

کارسپانڈنٹ صاحب فرماتے ہیں کہ یہاں وے بڑھے آدمی جنکی ٹانگیں قبروں میں لٹکتی ہیں اُن بیچاری عورتوں پر جو مقام بٹاک کے گرجا میں جلائی گئیں اُنکے حقمیں تضحیکیہ مرثیہ پڑھتے ہیں یہہ خوش مزاج بڈھے اُن ننھے ننھے بچوں کی نسبت جنہوں نے اپنی چھوٹی چھوٹی جانیں ترکیوں کے نیزہ و نیز چیخ کے ساتھہ دی ہنسی اور مسخراپن کی باتیں بولتے ہیں میں ایسی باتوں کو سنکر بعض وقت جوش میں آتا ہوں۔ جب میں مقتولونکا شمار حد تک دیکھتا ہوں تو میرے میں اسقدر طاقت نہیں رہتی کہ آگے گن سکوں +

آخر میں کارسپانڈنٹ صاحب فرماتے ہیں کہ جو لوگ یہہ باتیں کہتے ہیں کہ یہہ ظلم کے کام غیر متعہد سپاہیوں نے کئے سلطان روم کی مرضی نہیں تھی کہ ایسے ظلم ہوں بالکل غلط ہی کیونکہ یہاں جسقدر ظلم ہوئے اور ہوتے ہیں سب سلطان کی مرضی سے کیونکہ فی الحال سلطان روم نے ایسے درجہ کے ظالموں کو اعلیٰ درجہ کے عہدے دئے ہیں۔ سچ تو یہہ ہی کہ ان ظالموں نے سلطان کی مرضی کے موافق کام کیا جسکا صلہ پاتے ہیں +

منقولات

یشوع اور مسیح کی موافقت

اِن میں کئی ایک باتوں کی موافقت پائی جاتی ہی +

اول۔ دونوں کے نام ایک ہی معنے رکھتے ہیں۔ یشوع کے معنے عبرانی میں اور عیسیٰ کے معنے یونانی میں بچانیوالا ہی +

دوم۔ یشوع نے خدا کے لوگوں کو اُن کے ملکی دشمنوں سے بچاکے ملک کنعان میں پہونچادیا اور اُن کو آرام دیا۔ مسیح اپنے سارے سچے لوگوں کو بہشت میں پہونچاکے اُنہیں ابدی آرام دیگا +

سیوم۔ یشوع کے واسطے خدا نے دریائے یردن کے بیچ سوکھی راہ کر دی تھی جس سے خدا کے لوگ ملک کنعان میں اچھی طرح سے پہونچ گئے تھے۔ اور اس صورت سے اُسکے وسیلے خدا نے اپنے کو اپنے لوگوں پر ظاہر کیا۔ سو اُسی دریائے یردن میں مسیح کا بپتسما لیتے ہی خدا نے آسمان کو کھول دیا





اور یہہ آواز دی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہی جس سے میں خوش ہوں +

چہارم۔ خدا نے یشوع کے وسیلے شہر یریحو کی دیوارکو ڈھاکر نیست و نابود کیا اور اُس بڑے شہر کو اپنے نیک لوگوں کے قبضے میں کر دیا۔ سو عیسیٰ مسیح کے وسیلے اِس دنیا کے کل فساد کو مغلوب کر کے اُسے اپنے لوگوں کے تحت میں کر دیگا۔ حاصل کلام یہہ ہی کہ وہ لوگ جنہوں نے یشوع کی بات سن کے اُسکی پیروی کی تھی اپنے مخالفوں کے ہاتھ سے بچکے آرام سے ملک کنعان میں پہونچے۔ ویسے ہی مسیح کے لوگ اُس کی بات سنکر شیطان کے مکر سے بچتے اور بہشت میں پہونچے ہیں +

پنجم۔ جیسا خدا نے یشوع کے سوا اور کسی کو اپنے لوگونکو کنعان میں پہونچانیکو مقرر نہیں کیا تھا ویسا ہی سوا مسیح کے اور کسی کو بہشت میں پہونچانیکی طاقت نہیں دی +

داؤد اور مسیح کی موافقت

داؤد اور مسیح میں اکثر باتوں کی موافقت ہی +

اوّل۔ دونوں کے نام میں کچھ کچھ مناسبت ہی یعنے لفظ داؤد کے معنے پیارا وہ خدا کا پیارا تھا خدا نے اُسے بہت پیار کیا تھا پر اُس سے ہزاروں درجے بڑھ کر مسیح خدا کا پیارا ہی

دوم۔ دونوں کی زادبوم بیت لحم ہی +

سیوم۔ جیسا داؤد کا باپ ایک غیر مشہور شخص یسّی گڈریا تھا ویسا ہی مسیح کا مجازی باپ بھی ایک بڑھئی تھا +

چہارم۔ داؤد بھی گڈریا تھا اور خدا کا کلام مسیح کو اچھا گڈریا کہتا ہی +

پنجم۔ داؤد نے خدا کے انتظام سے بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوکر خدا کی مدد سے لوگوں پر حکومت کی۔ عیسیٰ مسیح بادشاہوں کا بادشاہ ہی زمین و آسمان کا اختیار اُسکے ہاتھ میں دیا گیا +

ششم۔ داؤد نبی تھا اور خدا کی روح سے بھرپور ہو کے الٰہی بادشاہت کے اجرا کرنے کی اُسنے نہایت تدبیر کی تھی۔ سو عیسیٰ مسیح بھی نبی تھا اور خدا کی بادشاہت پھیلانیکی بہت نبوتیں دیں +

ہفتم۔ داؤد پر خدا کی راہ میں چلنے اور مصیبت اُٹھانے سے اُسکے دشمنوں نے بہت سر اُٹھایا ویسا ہی مسیح کے دشمنوں نے اُسے بہت ستایا۔ داؤد آخر کو مددِ الٰہی سے اپنے دشمنوں پر فتحیاب ہوا سو مسیح بھی اپنے دشمنوں پر غالب آ کے قبر سے جی اُٹھا اور آسمان پر چڑھ گیا۔ حاصل کلام یہہ ہی کہ داؤد کا پیرو اُس کے وسیلے خرم و خوشی پاتے تھے اور اپنے دشمنوں پر غالب آتے تھے۔ عیسیٰ مسیح کے لوگ بھی اُسکے وسیلے سے ابدی خوشی اور اپنے سارے روحانی دشمنوں پر فتح اور فیروزی پاتے ہیں خدا نے داؤد کے سارے دشمنوں کو اُسکے قبضے اور اختیار میں کر دیا تھا سو آخر کو خداوند عیسیٰ مسیح کے سارے دشمنوں کو بھی اُسکے حوالے کر دیگا جیسا کہ لکھا ہی میں تجھے قوموں کا وارث کرونگا اور زمین سراسر تیرے قبضے میں کر دونگا + از مخزن مسیحی

محنت سے روٹی کمانا

خدا نے جو آدم سے کہا کہ تیرے ماتھے کے پسینے سے روٹی تجھے ملیگی وہ کلام اُسکا تب سے ابتک پورا ہوتا چلا آتا ہی۔ اکثر بغیر بہت محنت اور تکلیف کے لوگوں کی گذران ہو نہیں سکتی بلکہ بہت لوگ نہایت بڑے بڑے خطرے اُٹھا کر اور اپنی جان ہتھیلی پر رکھکے اسباب معاش حاصل کرتے ہیں۔ ملک سکاٹلنڈ ایک جزیرہ ہی اور وہاں سمندر کے کنارے پر بڑے بڑے اونچے ٹیلے ہیں جو سیدھے کے سیدھے سمندر کے اوپر ہیں اُن ٹیلوں میں بہت سے سوراخ اور غار ہیں جنمیں ہزاروں مرغابیاں اپنے گھونسلے بناتیں اور اُن میں جو انڈے ہوتے سو وہاں کے باشندوں کی خوراک ہی۔ بہتیرے لوگوں کی گذران اسطرح ہوتی ہی کہ ان انڈوں کو ڈھونڈھتے پھریں اور جو ملیں اُن کو بیچا کریں +

اور بیشک یہہ تو ایک نہایت خطرے کا کام ہی اسلئے اُن پہاڑوں کا ایسا ڈھال ہی کہ کوئی آدمی نیچے سے کسی طرح چڑھ نہیں سکتا نہ اوپر سے پیدل اُتر سکتا ہی لیکن وہاں کے لوگ رسی کمر میں باندھ کر اور رسی دوسرے کے ہاتھ میں دیکر اُترا کرتے ہیں۔ اُترتے اُترتے جب کہیں کھڑے ہونیکی جگہہ دیکھیں تب اپنے کو ڈولا ڈولا کے اُسپر پاؤں دھرتے اور رسی کھولکر اُسے کہیں پتھر میں باندھکر انڈوں کی تلاش کرنے لگتے ہیں ایک بار ایسا اتفاق ہوا کہ ایک آدمی اُترا تھا اور مطابق دستور رسی کو پتھر میں اٹکا کر انڈے ڈھونڈھنے لگا۔ ایک ایک گھونسلے میں جب بچھ آیا تب جہاں رسی کو باندھا تھا وہاں پھر آیا لیکن کیا دیکھتا ہی کہ رسی کسیطرح رسی کھل گئی ہی اور اتنی دور لٹک رہی ہی کہ ہاتھ وہاں تک کسی طرح پہونچ نہیں سکتا۔ تب وہ بہت حیران ہوا اور بڑے زور سے پکارنے لگا لیکن وہ پہاڑ اُسکے اوپر بہت اونچا تھا اور نیچے سمندر کی لہریں ایسا زور و شور کرتی تھیں کہ آواز اُسکی کسی نے نہ سنی +

سوچنے لگا کہ میں تو نہ کسیطرح اوپر چڑھ سکتا ہوں نہ نیچے اُتر سکتا ہوں اور رسی مجھسے اتنی دور ہل رہی ہی میں تو کیا کروں۔ اگر یہاں رہوں تو بھوکا مرونگا اگر پہاڑ سے کودوں تو البتہ شاید نیچے پتھروں پر جا پڑوں لیکن جو میں کودکے کسی طرح رسی کو پکڑ سکوں بس تو رسی پکڑ کے جان سے بچوں۔ خیر اپنے دل میں ایسی ایسی باتیں کر کے اپنی جان خدا کے سپرد کر کے وہ اُچھلا اور کیا ہوا کہ اُچھل کے

رستی کو پکڑ لیا اور اُسپر چڑھکے اوپر پہنچا اور اپنے گھر گیا +

راوی کے واسطے ایسے ایسے خطرے کتنے لوگوں کو اٹھانے پڑتے ہیں اور ہم لوگ جو اپنے گھر میں بیٹھکر آرام اور چین سے اپنی زندگی گذرانتے ہیں تو خدا کا شکر کیوں نہ کریں +

اخبارات ملکی وولایتی

کابل نائب محمد عالم خان نے امیر کابل سے درخواست کی کہ اپنے وارث وجانشین یعنے ولیعہد سلطنت کو اجازت بخشے کہ میں اپنے ساتھ ترکستان وواکان وبدخشان کو لیجاؤں اور وہاں سے ہمارا ارادہ ہے کہ کوران وہرات سے ہوتے ہوئے میمنا کو جاویں تاکہ ولیعہد قوانین سلطنت میں مشاق ہو جاوے اور تجربہ سیکھے اور افغانستان کے سرحدوں سے واقف ہو جاوے جسکا جاننا بہت ضروری ہے اور یہہ بھی نائب صاحب نے کہا کہ جب تک ولیعہد سفر نہ کریگا تجربہ حاصل نہ کرینگے کچھ غور وتامل کے بعد امیر صاحب نے نائب کے مشورہ کو قبول کیا اور سردار علیم خان کو حکم دیا کہ انتظام سواری وغیرہ کا کرے اور نائب سپہ سالار کو حکم ہوا کہ وہ دو رجمنٹ پیدل اور ایک رجمنٹ سوار اور ایک پہاڑی توپخانہ تیار رکھے ترکستان میں جو فوج ہے اسکے بدلے میں پیدل رجمنٹیں جاینگی نائب کو حکم ہوا ہے کہ وہ ولیعہد کے واسطے بلخ یا طاش کرغان میں چھ لاکھ روپے کی مالیت کی زمین خرید کرے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ سردار محمد عالم خان کے تینوں بیٹوں کو جنکی ملکیتیں ضبط ہوئی ہیں ترکستان کو بطور جلاوطنی کے نکالا ہے ہمراہ نائب صاحب کے روانہ کرینگے بعد جال نظامرا اس نظر سے کہ سردار عبدالرحمن خان کی سازشیں ختم ہو جائیں کہ سردار موصوف اور تینوں بھائیوں میں خلب ہوکر جھگڑا باقی رہے۔ سردار شہباز خان جنکو کرم جانیکا حکم ہوا تھا اور جو چار وہیں میں خیمہ زن تھا اب اُسکو امیر صاحب نے دوبارہ طلب کر لیا ہے اور حکم دیا ہے کہ مصطفی کی خدمت میں جو قلعہ قاضی میں ہے جولائی کو وارد ہو کے حاضر ہو +

پنجاب گورنمنٹ گزٹ ۔ ستمبر میں لکھا ہے کہ جو ۲۰ نومبر ۱۸۸۷ء کے پنجاب گزٹ میں یہہ قرار پایا تھا کہ یکم جنوری ۱۸۸۸ء سے کسی محکمہ سول میں جو لوکل گورنمنٹ کے ماتحت ہے کوئی شخص گورنمنٹ کی خاص منظوری بغیر کسی عہدہ پر جسکا مشاہرہ پچیس روپیہ ماہوار سے زیادہ ہے مقرر نہ ہوگا اور نہ ایسے عہدہ پر اسکی ترقی کیجاویگی تاوقتیکہ وہ مس امر کا سارٹیفکٹ پیش نہ کرے کہ وہ سررشتہ تعلیم کے اُس امتحان میں جو امتحان مڈل وسطی کے نام سے مشہور ہے یا کسی اعلے امتحان میں یا کسی یونیورسٹی یا پنجاب یونیورسٹی کالج کے امتحان داخلہ میں کامیاب ہو چکا ہے +

شاہزادہ آلبرٹ وکٹر ولایت کے کارسپانڈنٹ کی تحریر سے معلوم ہوا کہ اب یہہ بات عام ہوگئی ہے کہ عالی جناب شاہزادہ آلبرٹ جو ڈیوک آف کناٹ کے لقب سے ملقب ہوئے ہیں اور جنکو سلطنت انگریزی کی سپہ سالاری کے واسطے تعلیم دیجاتی ہے اگلے موسم سرما میں ہندوستان کو تشریف لاوینگے اور ایک برس یا قریب اُسکے ہندوستان میں قیام فرماوینگے جس میں سے کچھ وقت شملہ یا کسی اور پہاڑ پر صرف ہوگا شاہزادہ ممدوح کا مشرقی ملکوں کی سیر فرمانا اُس جنگی تعلیم وتربیت کا ایک جزو ہوگا جو چند سال سے انکو دیجاتی ہے +

حضور لارڈ لنسڈون صاحب بہادر وائسرائے گورنر جنرل ہند کی والدہ یا جدہ جنرل ویلز صاحب ساکن برگ واقع لنڈن کی بڑی بیٹی ہیں اور ہنوز بقید حیات ہیں یہہ صاحب بڑی مورخہ ہیں اور کئی کتابیں تصنیف کر چکی ہیں حال میں بھی ایک کتاب اُنہوں نے جدید تصنیف کی ہے جو شایع ہونے والی ہے +

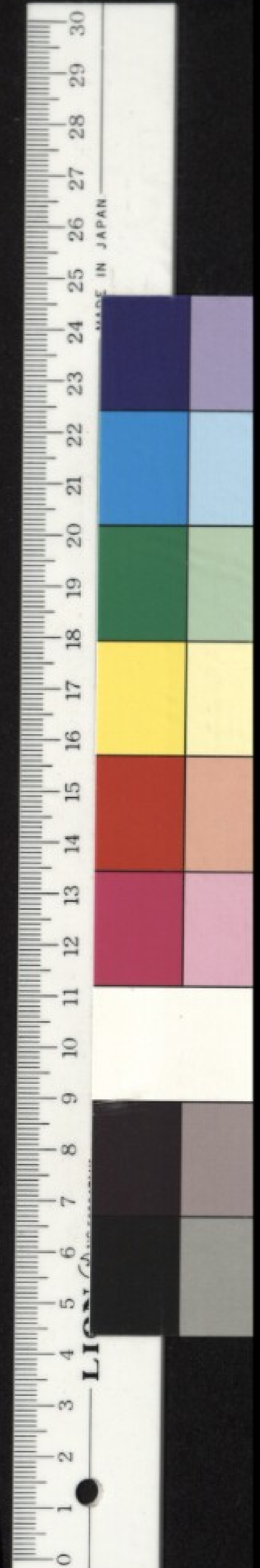
پشاور سے خبر آئی کہ ایک گورہ ۵ رجمنٹ کیپ خیرٹ کا ۱۰ اگست کو خیمہ کی طرف آ رہا تھا کہ دو مسلح آدمیوں نے اُسے گولی سے مار ڈالا پولیس تحقیقات کر رہی ہے یہہ شرارت آفریدیوں کی معلوم ہوتی ہے +

شاہ ایران کا ارادہ ہے کہ سال آئندہ میں پھر لنڈن تشریف لیجائیں اور وہاں ہوکر تجربہ حاصل کریں +

چین میں فوجی لوگوں کے واسطے خفیف جرم میں بھی بڑی سزا دیجاتی ہے چنانچہ مقام سوچو میں فوج کی قواعد ہو رہی تھی ایک سپاہی نے کسی عورت کو چھیڑا فوج کے افسروں نے اُسیوقت اُس سپاہی کا سر کاٹ کر ایک دیوار پر لٹکا دیا +

عدن سال گذشتہ سے عدن میں پانی پینے کا لانے کے واسطے انتظام ہو رہا ہے جو بند بنایا گیا تھا وہ ۲۰ فٹ اونچا ہے اب چار فٹ اور اونچا کیا گیا ہے کل لگائی گئی ہے اور اُسی ذریعہ سے اس میں پانی آئے گا ابھی تک وہاں بارش بالکل نہیں ہوئی ہے اور پانی کی قلت ہے اگر اسی طرح سے بارش نہ ہوگی تو بڑی خرابیاں پڑیں گی جو قلعہ یہاں کا ہے اسکا بھی انتظام ہو رہا ہے اکتالیس ہزار آٹھ سو اٹھاون روپیہ اسکے واسطے منظور کئے گئے ہیں اور نو نو انچہ کی دس توپیں نمبر چڑھائی گئی ہیں یوروپین گارڈ یہاں رہے گا چنانچہ کمرے بھی اس گارڈ کیواسطے تیار کئے گئے ہیں اگر سرکار برابر انتظام کئے جاویگی تو یہہ قلعہ نہایت مستحکم ہو جاویگا +

اودہ کے بعض بعض اضلاع میں بارش بخوبی ہوگئی ہے +



مشہور ہی کہ ایک شخص عالم معدنیات کو گورنمنٹ نے ہزار روپیہ ماہوار کا نوکر رکھکر کاہیشاوار میں بھیجا ہی تاکہ اُس صوبہ کی دولت کو ترقی ہو - اسکی تنخواہ کا بہت سا حصہ بیسی سرداروں کو دینا پڑیگا بقیہ ادھا حصہ سرکار دیگی

فارس - اخبار یورسین زئتنگ میں سینٹ پیٹرز برگ دار الخلافہ روس کی ایک چٹھی بدیں مضمون درج ہوئی ہی کہ شاہ روس نے ضرورت سمجھکر قلعوں ترک اور اچورڈ واقع سمت کسپین کا مستحکم کرنا چاہا تھا اسلئے اہل فارس نے اس ضلع میں ترکمانوں کا مقابلہ کیا مگر شکست کھائی ترکمان فتح حاصل ہونیسے یہانتک دلیر ہوگئے کہ روسیوں کی سرحد میں اُنہوں نے لوٹ کھسوٹ شروع کردی اب فارس والوں کے پاس طہران سے مدد ٹی ہی دیکھئے کیا نتیجہ نکلتا ہی سرحد جنوب اور شرقی ایشیا تک حدود روس میں ڈگنین کے حملہ سے کچھ بے چینی ہورہی ہی یہہ ہم یعقوب خان والی کاشغر کی چین کے مقابلہ کے لئے جاتی ہی اس فوج کے پاس انگلنڈ کے رفل ہیں +

جرم شرارت نشہ - حکام وار آفس نے اسبات کا فیصلہ کیا ہی آئیندہ جس افسر پر جرم شرارت نشہ کا ثابت ہوگا اُسکی تنخواہ کورٹ مارشل کی تجویز سے کم کیجائیگی - اول مرتبہ کا جرم اسی قلیل سزا پر معاف ہوگا مگر دو بارہ جرم ہونے میں سخت سزا دیجائیگی - انسداد کثرت نشہ کے لئے یہہ تدبیر بہت اچھی ہی چاہئے کہ یہہ فیصلہ سب جگہہ یکساں موثر ہو +

کمیٹی دربار - گورنمنٹ ہند نے ایک کمیٹی جسمیں لفٹنٹ کرنل ڈبلیو جی ڈیوس صاحب بہادر اور ایک افسر متعلقہ محکمہ صاحب کوارٹر ماسٹر جنرل بہادر اور ایک افسر فارین ڈپارٹمنٹ شامل ہیں باین غرض مقرر کی ہی کہ پہلی جنوری ۱۸۷۷ء کو جو دہلی میں شاہنشاہی جلسہ کا جماؤ ہوگا اُسکا کاروبار شروع کردیں جلسہ کمیٹی ۱۵ اکتوبر ۱۸۷۶ء کو ہوگا اور بنظر سہولیت احتیاطاً اُن کو یہہ ہدایت کی گئی ہی کہ امور متعلقہ شاہنشاہی جماؤ کے بارہ میں براہ راست فارن آفس سے خط و کتابت کریں

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کو بھی جمیع کارروائی و کارگزاری کمیٹی کی اطلاع بذریعہ ڈپٹی افیشل ہوتی رہیگی +

تقرر - سنا جاتا ہی کہ مسٹر الیف ایم لینڈ صاحب بہادر کمشنر قسمت میرٹھ سال حال کے اخیر میں پنشن لیکر نوکری سے علیحدگی اختیار فرماوینگے اور صاحب موصوف کے بجائے ایم سی آئی کارنیکل صاحب بہادر کمشنر قسمت بنارس کے مقرر ہونگے +

برہما - انڈین ڈیلی نیوز کا کارسپانڈنٹ مقام مانڈلی سے راوی ہی کہ شاہ برہما کے پاس ایک ایسی چوبین کل ہی جو قلعہ میں لگائی جائیگی اور اُس میں پولیٹکل رزیڈنٹ صاحب کے بدن کا زیرین حصہ شاہ کی نگاہ سے بالکل مستور ہوجایا کریگا اور اُس سے فائدہ یہہ ہی کہ رزیڈنٹ صاحب جوتا پہنے شاہ برہما کے پاس جاسکینگے اور باہم گفتگو کرسکینگے +

ایجاد - دہلی گزٹ لکھتا ہی کہ مسٹر مینی ہوٹ صاحب ساکن شہر ٹورز واقع ملک فرانس نے ایک کل جسکا نام مارمائیٹ سولیر یعنے آفتابی تنور ہی ایسی ایجاد کی ہی جسکے وسیلہ سے میدان میں گوشت اور آلو اور عمدہ روٹی پک سکتی ہی اتنی احتیاط اُسمیں البتہ ضرور ہی کہ گھی کے لگائے جانے سے پہلے اول ایک سرخ یا زرد شیشہ لگالینا چاہئے جس میں تیز شعاعیں جذب ہوجاویں اور میوٹرک ایسڈ یعنے تیزاب مکھن جسکی خوشبو اور ذائقہ دونوں ناگوار ہیں پیدا ہو نہ جاوے اور صرف ہنٹ کی تیز دھوپ کھانا پکنے کیواسطے کافی ہی گرم ملکوں میں جہاں ایندھن کمیاب ہی یہہ ایجاد نہایت مفید ہی +

نمائش - پونا میں گھوڑوں کی نمائش اور مویشیوں کی نمائش کا جلسہ ۱۹ ستمبر کو ہوگا اور تین روز تک رہیگا +

بلغار - اخبار جریدہ روزگار میں بحوالہ اورلانڈ میل مرقوم ہی کہ جو ظلم ترکوں نے بلغاریہ میں کیا ہی اُسکی تحقیقات مسٹر بیرنگ صاحب کررہے ہیں اُمید ہی کہ صاحب موصوف اپنے رپوٹ میں یہہ تحریر فرماوینگے کہ فلی پولس میں ترکوں نے باسٹھ گانوں جنکی آبادی بڑی ہی پھونک دئے اور بہت سے مواضعات لوٹ لئے اور یہہ بھی لکھینگے کہ چالیس ہزار کے قریب آدمی قتل کئے +

بلغراد - اس شہر پر جو پایہ تخت سرویہ کا ہی ترکوں کی چڑھائی ہونیکا بڑا اندیشہ ہورہا ہی اسلئے شہر مذکور کے اطراف ڈیڑھ میل کے فاصلہ تک پٹریاں اور دمدمے طیار ہورہے ہیں اور کراگوجیوٹر سے بڑی بڑی توپیں وہاں بھیجی جاتی ہیں سرویہ کے سپہ سالار کو اسبات کا بڑا اندیشہ ہورہا ہی کہ مبادا ترک یہانپر بھی جور و جفا کریں +

بادار - ترکوں نے مقام بادار پر بھی جو اہل سرویہ کے قبضہ میں ہی متعدد حملے کئے مگر اہل سرویہ کے پاس توپخانہ بھاری ہی اسواسطے ترک غالب نہ ہوسکے +

کلکتہ کی مردم شماری جو فی الحال ہوئی ہی اُس سے معلوم ہوا کہ شہر کلکتہ میں اہل ہنود ۲۷۸۲۲۴ - مسلمان ۱۲۳۵۵۹ عیسائی ۲۰۸۰۵ ہیں اور دیگر مذاہب کے لوگ ۳۴۰۷۰ جنمیں سے ۱۰۷۰۶ بدھ اور ۵۲۲ یہودی ۴۷۹ برہمو ہیں ۱۵۱ پارسی - میزان کل ۴۲۹۴۷۵ +

جگن ناتھ - سال گذشتہ میں ایک شہتیر جگن ناتھ کے مندر کا گر گیا تھا جسکے سبب سے لوگوں کے دلوں میں ایکطرح کی تشویش ہورہی ہی - اکثر لوگ یقین کرتے ہیں کہ اس ماجرے سے معلوم ہوا کہ جگن ناتھ کے مندر اور اُسکی عبادت آخیر ہونے پر آگئی - اب انجینیروں نے اُسکو معاینہ کرکے بیان کیا ہی کہ یہہ مندر ضرور جلدی گر جاویگا کیونکہ اُسکی دیواروں میں شکست و ریخت ہوگئی ہی +

لنڈن - ۵ ستمبر - اعلے درجہ کے بادشاہوں نے سلطان روم سے درخواست کی ہی کہ اہل سرویا سے صلح کرلیں اور انگلستان سے بھی ایک مہینے میں درخواست صلح کی ہوئی ہی +

بمبئی - ۹ ستمبر - اہل روم جو اہل سرویا پر سختی کرتے ہیں اُن کے باعث اکثر لوگ ناراض ہیں - گورنمنٹ کا ارادہ ہی کہ سچ حال دریافت

کرکے آیندہ کارروائی کیجاویگی۔ نزد کابل بسبب طغیانی دریا کے ٹوٹ گیا۔ ۱۰ کشتی بمقام کنھنڈرا بہ گئیں اور تین آدمی ضایع ہوئے اور تار برقی مابین بمبئی اور بڑودہ کے بند ہی +

لنڈن ۔ ۹ ستمبر جماعت کثیر بمقام ہائیڈ پارک بروز شنبہ فراہم ہوئی اس ارادہ سے کہ جو زیادتیاں اہل روم کر رہے ہیں انکی نسبت ناراضامندی ظاہر کیجاوے۔ قریب ساٹھ ہزار آدمی کے موجود تھا۔ مسٹر گلیڈسٹین صاحب نے فرمایا کہ تصفیہ شرقی معاملہ کا بصلاح و مشورہ روس کے کیا جا سکتا ہی۔ تجویز ہوئی کہ بحضور ملکہ معظمہ درخواست کیجائے کہ بمشورہ دیگر بادشاہان کے ملک بلگیریہ و بوسنیا و ہرزیگوینہ عملداری روم سے علیحدہ کئے جاویں +

قسطنطنیہ ۔ ۸ ستمبر سلطان روم نے صلح نامنظور کی لیکن اقرار کیا ہی کہ درباب صلح کے غور کیجاوے گی +

لنڈن ۔ ۱۱ ستمبر چند لوگ بخدمت لارڈ ڈربی صاحب کے حاضر ہوئے کہ بلگیریہ میں جو ظلم ہو رہا ہی اُسکی نسبت تحریک کیجائے۔ لارڈ ڈربی نے جواب دیا کہ ظالموں کو سزا ضرور دیجاویگی اور انگلنڈ اس تدبیر میں مشغول ہی کہ صلح ہو جائے۔ تو امن چین قایم ہو +

لنڈن ۔ بموجب کاغذات کے جو سرویا سے آئے معلوم ہوتا ہی کہ اہل روم اب ساٹھ ہی پچیس ہزار اہل سرویا کا ارادہ ہی کہ روم کی آمد و رفت سرحد سے بند کریں +

لنڈن ۔ ۱۳ ستمبر اہل روم نے بارادہ عبور دریائے مورا کے اہل سرویا پر مابین ڈیلی گریڈ و شہر الکزی نیشنس حملہ کیا لیکن اُن کو شکست ہوئی اکثر لوگ جو باعث تشدد و بے رحمی ملک بلگیریا میں ہوئے تھے گرفتار ہوکر استنبول کو واسطے تحقیقات کے روانہ کر دئے گئے ہیں بعد تحقیقات کے نتیجہ درج اخبار کیا جاویگا +

خدیو مصر نے ۸ ہزار آدمی سلطان کی مدد کے لئے بمقابلہ باغیونکے روانہ کرنیکا ارادہ کیا ہی +

لنڈن ۔ ۹ ستمبر اہل ہانیگر و کیطرف سے معتبر خبر ہی کہ جنرل درویش پاشا کی یہہ کوشش کہ ہانیگر میں گھس جاوے بیفایدہ گئی اور ترکوں کو نقصان شدید پہونچا۔ جنرل چرنیف ڈیلی گریڈ سے الگزینس کو امدادی فوج روانہ کر رہا ہی۔ اور جو جو سختیاں اہل سرویہ پر آجکل ہو رہی ہیں وے روز بروز مشتہر ہوتی ہیں +

قوقند ۔ خبر ہی کہ اہالیان قوم کرگز نے ملک قوقند مقبوضہ روسیوں پر حملہ کیا اور مال و اسباب سکنا ملک قوقند کو غارت کر لیا +

لودیانہ

ہفتہ ہذا میں تپ کا بڑا زور رہا اور اب تک وہی حالت چلی جاتی ہی قریب چالیس آدمیوں کے اس عارضہ سے فوت ہوئے اگرچہ موسم بھی کچھ متبدل ہو گیا ہی مگر تپ کا وہی زور شور ہی +

مولوی عبدالعزیز و مولوی محمد نے ایک فتوٰی لکھا تھا جسکے رو سے غیر مقلدوں نے توہین و ازالہ حیثیت عرفی کا دعوٰی ہر دو مولوی صاحبان پر کیا اور فتوے مذکور میں لفظ قتل کا بھی لکھا تھا مگر فایدہ میں یہہ تحریر تھا کہ یہہ امر حاکم مجاز کو جایز ہی۔ طرفین کے وکلا جھگڑتے رہے آخرالامر بعد تحقیقات کامل و ثبوت جرم کے مولوی عبدالعزیز کو مبلغ ساٹھ روپیہ جرمانہ اگر نہ دے تو ایک ہفتہ قید کی سزا ہوئی +

اور شہروں کی خبریں تو ہم سنا ہی کرتے تھے کہ مقلدوں و غیر مقلدوں کے مقدمات عدالت میں رجوع ہوتے ہیں اب یہاں بھی یہہ امر وقوع میں آیا۔ ہمارا ارادہ ہی کہ پوری کیفیت اس مقدمہ کی لکھی جاوے مگر عدالت کا فیصلہ ابھی ہمنے نہیں دیکھا +

کیفیت حفظان صحت پنجاب

اس ہفتہ میں چند اضلاع کے کاغذ وقت معینہ پر نہیں آئے اسلئے رپورٹ ناکمل ہی مگر جن اضلاع سے مکمل رپورٹ آگئی ہی انکی میزان کرنے سے معلوم ہوا کہ کل اموات ہفتہ حال میں (۵۲۲۱) درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں (۵۰۰۸) واقع ہوئی تھیں (۶۳) اموات مرض ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں (۹۸) واقع ہوئی تھیں تفصیل اموات مرض ہیضہ اضلاع پنجاب میں حسب تفصیل ذیل ہی۔ گجرات ۔ راولپنڈی ۔ لاہور ۔ بنوں ۔ جہلم ۔ شاہ پور ۔ ہزارہ ۔ ضلع گجرات میں اموات ہیضہ (۳) نئے مبتلا شدہ اور (۵) پہلے مبتلا شدہ میں درج رجسٹر ہوئیں مگر کثرت اموات کی اس مرض سے قصبہ ڈنگہ میں جو پیشتر سے مبتلا ہی واقع ہوئی اس میں (۴۳) اموات میں سے (۲۱) واقع ہوئیں ان میں سے کسی اور میں (۵) اموات سے زیادہ درج رجسٹر نہیں ہوئیں ضلع راولپنڈی میں (۱۳) مواضعات نئے مبتلا ہوئے (۴) اموات سے زیادہ ان میں سے کسی میں درج رجسٹر نہیں ہوئیں ان میں سے (۲) میں ایک ایک موت درج رجسٹر ہوئی پہلے مبتلا شدہ قصبہ راولپنڈی میں (۹) کوٹلے میں (۴) اور باقی دو جگہوں میں صرف صرف ایک ایک موت درج رجسٹر ہوئی ضلع لاہور میں (۳) جگہوں میں اموات ہیضہ درج رجسٹر ہوئی (۵) ان میں سے ہفتہ حال میں مبتلا ہوئیں چھوٹا موضع سکندرپور نیا مبتلا شدہ جو پولیس اسٹیشن کہڈیاں میں ہی اُس میں یہہ مرض کی نہایت شدت ہی یعنے وہاں (۱۰) اموات ہفتہ حال میں درج رجسٹر ہوئیں ان میں سے کسی اور جگہہ میں (۳) اموات سے زیادہ درج رجسٹر نہیں ہوئیں ان میں سے (۹) میں صرف ایک ایک موت درج رجسٹر ہوئی ضلع بنوں میں یہہ مرض اکل تین پہلے مبتلا شدہ مواضع کل دموچیہ و وان بھچراں میں واقع ہوا +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا